بیماری کی وجہ سے کئی سالوں کے روزے نہیں رکھے تو فدیہ دے سکتے ہیں؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے والد صاحب کی عمر تقریبا 65 سال کے قریب ہے، وہ شوگر، بلڈپریشر وغیرہ بیماریوں کے مریض ہیں، وہ اسی وجہ سے پچھلے کئی سالوں سے، سال کے کسی حصے میں بھی روزہ نہیں رکھ سکتے، میں نے سنا ہے کہ جو مرض کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے اس کا فدیہ نہیں ہوتا، بلکہ وہ بیماری کے دور ہونے کا انتظار کرے اور جب بیماری دور ہو جائے تو ان چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرے، یا سال کے ان دنوں کا انتظار کرے جن دنوں میں یہ بیماری کے باوجود روزوں کی قضا کر سکے، سوال یہ ہے کہ اگر میرے والد صاحب انہیں بیماریوں کی وجہ سے سال کے کسی حصے میں بھی روزے نہ رکھ سکیں اور اسی حالت میں شیخ فانی کے درجے تک پہنچ جائیں یا ان کا انتقال ہو جائے، تو کیا اب ان کے پچھلے چھوٹے ہوئے روزوں کا فدیہ ادا کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں بیان کی گئی صورت کے مطابق آپ کے والد صاحب کو اگر اتنا موقع ملا تھا کہ ان (شرعی عذر کے سبب چھوڑے جانے والے) روزوں کی قضا کر سکتے تھے، مگر نہیں کی، تو اب شیخ فانی ہونے کی صورت میں ان پر قضا روزوں کا فدیہ دینا ہوگا۔ ہاں! اگر اتنا موقع بھی نہ ملا (کہ ان روزوں کی قضا کرتے)، تو اب شیخ فانی ہونے یا انتقال ہونے کی صورت میں ان پر روزوں کی قضا اور فدیہ لازم نہیں۔ البتہ یاد رہے کہ فدیہ والی صورت میں فدیہ دینے کے بعد اگر اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھا جا سکتا ہو، تو یہ فدیہ نفل ہو جائے گا اور روزوں کی قضا لازم ہوگی۔

نوٹ: ایک روزے کا فدیہ ایک صدقہ فطر کی مقدار ہے اور ایک صدقہ فطر کی مقدار تقریباً 1920 گرام (یعنی دو کلو میں اَسّی گرام کم) گندم، آٹا یا اس کی رقم ہے۔

ایسا شخص جسے روزوں کی قضا کا موقع ملا، مگر قضا نہ کی اور مرض الموت میں پہنچ گیا، تو وہ فدیہ دے، جیسا کہ بدائع الصنائع اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے: والنظم للآخر: "فإن برئ المريض أو قدم المسافر، وأدرك من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرك فإن لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يوصي بالفدية كذا في البدائع" **یعنی اگر مریض شفایاب ہوگیا تھا یا پھر مسافر سفر سے لوٹ آیا تھا اور اس نے روزے کی قضاء کرنے کے وقت کو بھی پالیا تھا، تو اس صورت میں ان تمام چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء اس کے ذمہ لازم ہوگی، پس اگر اس نے روزے نہ رکھے یہاں تک کہ اسے مرض الموت نے آلیا، تو اب اس پر لازم ہے کہ وہ ان روزوں کے فدیہ کی وصیت کرے، جیسا کہ بدائع میں ہے۔** (فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصوم، جلد 01، صفحہ 207، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1367ھ/1947ء) **لکھتے ہیں: "جتنے روزے فوت ہو گئے، اُن کی قضا رکھے، کفارہ کی کچھ حاجت نہیں، نہ فدیے کی ضرورت۔"** (فتاویٰ امجدیہ، جلد 01، صفحہ 396، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

اِس عبارت کے حاشیہ پر فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1421ھ/2000ء) **لکھتے ہیں: "جتنے روزے ذمہ ہیں، جب تک اُس کو قوت ہو، فرض ہے کہ ان کی قضا کرے، قوت ہوتے ہوئے اُن کا فدیہ ادا کرنا کافی نہ ہوگا۔ جب روزے رکھنے کی قوت نہ رہے اور نہ اس کی امید ہو کہ آئندہ قوت ہوگی، تو فدیہ ادا کرنے کی اجازت ہے۔"** (فتاویٰ امجدیہ، جلد 01، صفحہ 396، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

اور اگر عذر شرعی کی وجہ سے روزوں کی قضا کا موقع نہ ملے، تو اس پر قضا و فدیہ لازم نہیں، جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:
"لو فاته صوم رمضان بعذر المرض أو السفر ولم يزل مريضا أو مسافرا حتى مات لقي الله ولا قضاء عليه، لأنه مات قبل وجوب القضاء عليه" **ترجمہ: اگر کسی سے بیماری یا سفر کی وجہ سے رمضان کے روزے چھوٹ گئے اور وہ برابر بیمار یا مسافر ہی رہا یہاں تک کہ فوت ہوگیا، تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس پر قضا نہیں ہوگی، کیونکہ مرنے سے پہلے قضا اس پر واجب ہی نہیں ہوئی تھی۔** (بدائع الصنائع، جلد 2، صفحہ 103، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

اسی طرح صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: **"اگر یہ لوگ اپنے اُسی عذر میں مر گئے، اتنا موقع نہ ملا کہ قضا رکھتے، تو ان پر یہ واجب نہیں کہ فدیہ کی وصیت کر جائیں۔"** (بہار شریعت، جلد 01، صفحہ 1005، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فدیہ دینے کے بعد اگر طاقت لوٹ آئے، توفدیہ نفل ہوجائے گا اور قضا واجب ہوگی۔ جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے :

”ولو قدر علی الصیام بعد مافدی بطل حکم الفداء الذی فداہ حتی یجب علیہ الصوم ھکذافی النھایۃ“ **یعنی** مریض اگر فدیہ دینے کے بعد روزوں پر قادر ہوجائے، تو وہ جو فدیہ دے چکا اس کا حکم باطل ہوجائے گا، یہاں تک کہ اس پر روزہ رکھنا واجب ہوگا، ایسا ہی نہایہ میں مذکور ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری، کتاب الصوم، جلد01، صفحہ 207، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : ”اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھ سکے، تو فدیہ صدقۂ نفل ہوکر رہ گیا ان روزوں کی قضا رکھے۔“ (بہارِ شریعت، جلد01، صفحہ 1006، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدقۂ فطر کی مقدار کے متعلق صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں : ”شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا، اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے **اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے۔**“ (بہارِ شریعت، جلد01، صفحہ 1006، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : OKR-0067

تاریخ اجراء : 02 ربیع الاول 1447ھ/27 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net